

<p>۱۱۱ جب صحیفہ ناطق کے ورق شام میں آئے فامان خدا تاج حق شام میں آئے عزت زدہ بارگاہ خالق شام میں آئے مٹی میں شہ نوز حق شام میں آئے</p>	<p>۱۱۲ نیرنگ عجب گزشتہ گزشتہ دکھایا جس شمع سے روشن تعلیم جان رکھایا خاک حمت حق حضرت شکر کا سایا مٹواؤست بیدین خون کا بھایا</p>	<p>۱۱۳ عجاری ہو بہت پاؤں میں کجاوہ پیر بے گنجی ہے بنائے من کا عالم پیر علی بن مرگ جانا ہو وہ بکس و دلیر نیز کوئی دکھانا ہو بھکر کوئی شیر</p>
<p>۱۱۴ بے یقین و چادر ہا کسر آل عبا کا پرہہ مخافت فاطمہ زہرا کی ردا کا</p>	<p>۱۱۵ دکھلائی گئی کہ کیا نہ رسول دوسرا کو منہ دیکھ کے ایک ایک کا ہنسا ہنسا</p>	<p>۱۱۶ دم لینے کی ہمت نہ کہیں ہا ہن سجاد منہ دیکھ کے ایک ایک کا ہنسا ہنسا</p>
<p>۱۱۷ مطلع جب آل نبی شام کی بازار میں آئے سر کیوں پوسے مجمع کفار میں آئے سجاد جن شدت آزار میں آئے ابرار عبا کی کار میں آئے</p>	<p>۱۱۸ شہور ہو یہ مرتبہ زینب معصومہ و ان پر ہن گین وہ باہم چپا کر کھل گیا کسی جوسے ایک سے چادر پوشیدہ رہا ابین غور بجا کر</p>	<p>۱۱۹ نقشا دکھایا ہر نقاشا نام کی بازار کا دو کا یہ سب آرتھ سے بھگتھا موجود تھی جس تیر کی ہو جگہ تینا تھی خطراتا تینوں کی تھی</p>
<p>۱۲۰ غل تھا کہ ستم ہو یہ نیا چرخ کہن کا زنجیر میں پونہا ہر شہ قلعہ شکن کا</p>	<p>۱۲۱ سر پیٹے کا دقت ہو مر جانے کی جا بی بی وہی دربار میں محتاج ردا ہو</p>	<p>۱۲۲ ہر ایک کا نذر صفائی یہ تھا کھتا شادی کا مرقع کسر بازار کھتا</p>
<p>۱۲۳ تا ناوہ کہ قرآن جسے عشق آریا کرتی بھی جہان بیت بودا و کاویا دادی وہ جسے نور سے خالق نے بنایا شہر ساجا باب یہ اللہ کا جابا</p>	<p>۱۲۴ افسوس کہ مغرور بین کس درہ گنگو نہ پاس گنگو کا نہ اللہ کا ہے نور بازار کھان اور کھان آل پیبر اسی میں بیرون گنگو ہا کو قدر</p>	<p>۱۲۵ بانی تھا کہ بین سر کہین گنگو وہ شہرت پھونکے سے جگر وہ ردا کی بازار کھان بختہ کھینکے تو کہین بختہ</p>
<p>۱۲۶ کچھ دخل لشکر کو نہیں سراجند امین اولاد اٹھین کی رسن ظلم و جفا میں</p>	<p>۱۲۷ ہاں تنگ نہ ہونگے کیسی ظلم جفا سے انکو تو فقط کام ہو خالق کی رضا سے</p>	<p>۱۲۸ کھاتے تھے خدا میر شکم اہل جفا تھے عاشور سے بھوکے حرم شیر خدا تھے</p>

Marsiya Marsiya  
www.emarsiya.com

<p>۱۱۱ کھانے کا تو کیا ذکر کرتا تھا نہ پانی نزل کی تھکن فاقہ کشی شدہ دہانی خالد تھے سبھی اور بھی دشمن جانی اتر تو ادھر شاو ادھر ظالم کے بانی</p>	<p>۱۱۲ فوج آئی تھی ملو این باموں سے نکالے بٹھنے ہوئے وزیر سواروں کے راسے کتنے تھے تاشا بیوں سے چھو بیٹے کیوں جانیو کیا بار بیوں کے کھچے</p>	<p>۱۱۳ ننگل ہو نہ تو تھی کہ صفت مارے بھوبے کے تھے بیٹوں کے بھلی بارے دم کرتا تھا بڑوں گلویوں اوتارے ہر بار لعینوں سے پیکر تھے انارے</p>
<p>تخافت کا غل جسن کی تاکید تھی ذبح پسر فاطمہ کی عید بڑی تھی</p>	<p>عالم میں بڑی ہجوم تھی ہم شکل ہی کی نقدیر مٹا آئے رسول عربی کی</p>	<p>آزار عیث رہتے ہو مچھڑے جگر کو بہتر ہو اگر کاٹ توں سے سر کے سر کو</p>
<p>۱۱۴ وٹس کے بندو بوندے تھے پیر تھی اسی فوسی سیکو بیکر کے پوتا اسد اللہ کا بنے تھا غل ہو فوج مبارک بھگت کر</p>	<p>۱۱۵ کھانے کے تھے شکر سے کھانے کے تھے شکر سے کھانے کے تھے شکر سے کھانے کے تھے شکر سے</p>	<p>۱۱۶ ملواریں ہرگز کوئی بیار کی تھی کھانے کے تھے شکر سے کھانے کے تھے شکر سے کھانے کے تھے شکر سے</p>
<p>رستوان میں نہ ملتی تھی جگہ خلق گھر کو بچنے تھے فتنے کے ڈنکے کی صدا</p>	<p>غل تھا کبھی کبھی نہیں اس رخ رکا جلوہ دکھلاتی ہو چہرہ دن کی ضیا طور کا جلوہ</p>	<p>جھلاتی تھیں رو کے دہانی کو خدا کی لوناہ جین آستے رسول بد سرا کی</p>
<p>۱۱۷ گھوڑے کو کھانے کے تھے دیوار بچنے بھی جرنالی سے تھے دیوار باز جرنالی اڑا تو ہر جنس کا انبار کوئی نہ کوئی خالی تھا نہ انبار</p>	<p>۱۱۸ مہار سے شہیدان کے عصف دیوار جگہ سے ہو زنجیریں مانتہ گنگار اک گردن رنجورین موقوف کر انبار نیا بیٹوں میں تھی فرق ہو ستار</p>	<p>۱۱۹ گرداؤ بیٹوں کے تھے بیٹوں کے تھے دیوار کتنے تھے کہ بان غل کر کے کوئی خوار حاکم کا جین حکم ہو بیو بیو بیکار کے اوہ بیٹوں کو کھانے کے تھے دیوار</p>
<p>انبوہ سر راہ ادھر اور ادھر تھا کشتہ سے ہر اک شخص کو لہے کا ڈر تھا</p>	<p>بہ خنک تھی رخ گرد تھیں سے اٹھا یا حقون میں تو رہی تھی گریبان بچھا</p>	<p>نزدیک کوئی قیدیوں کے نہ پالے پانی کوئی اطفال کو پہنچانے نہ پالے</p>

Marsiya.com  
www.marsiya.com

<p>۱۷۱</p> <p>گولہ کے کہان سے سکتی ہے یہ ہم      اور امان کہان کو بکویہ جلیے ہیں ہم      بگلنے ہیں سب کوئی جا رہیں ہم      آکر ہیں نہ قاسم ہیں سلطان عالم</p>	<p>۱۷۲</p> <p>پتیلے سکتی ہے جہی سکتی ہے آہ      رو کر کہا جو کہن تا میں مہن گراہ      عباس بھی بار کے اور قتل ہے شاہ      کی چیخ نے رباوئی اولاد میرا</p>	<p>۱۷۳</p> <p>خفا گئی سگر سے سخن زینت نالان      چلائی کہ روئی کی کیا کرتی ہو جان      دیکھو کہ ہیں نہ کیا ہیں یہ کوئی جان      کہیوں ہیں ہو میں لکھنے کے بیچ میں</p>
<p>اس وقت تو حضرت کے برادر کو بلا لو      صدقے گئی عباس دلاور کو بلا لو</p>	<p>کوئی بھی سنے گا جو نہ فریاد ہماری      عادل ہو خدا دے گا وہی داہماری</p>	<p>تم بھول گئے کہ تیرا محبوب خدا کو      دجا ہو تصدق بھی کوئی آل عبا کو</p>
<p>۱۷۴</p> <p>انان یعنی دشمن وادت ہیں آہ      مجھے نہ کہ ہم میں صدقے میں آہ      اچھا کیا آہین تو چچا جان ہمارے      کیا میں کوئی کر چاہے مجھے ہمارے</p>	<p>۱۷۵</p> <p>جان سے وہ چٹکے سے لگی گفت      ان میں ہم سے بہت پاس کی گفت      آئینہ کہ جو کہ کا غلبہ نہایت      پر چلنے کی جانب میں صلا نہایت</p>	<p>۱۷۶</p> <p>گولہ میں تم کے بوزو کی تفریح      خیرات میں ہے ہونے جانے محتاج      کوئی میں سنسور میں ہم جسے تاج      مانا وہ ہمارا جو جو حسب موعاج</p>
<p>یہ فوج ہی کیا چیز علمدار کے آگے      لاکھوں ہوں تو پھر تیرے زتلوار کے آگے</p>	<p>اک جام اگر باہی کا لہجائے جیون میں      بابا کا ابھی فاتحہ دلا کے چون میں</p>	<p>گو خاک ہم ان چاند سے جہون پہلیں      پر میوہ فردوس برین کھا کے پلین</p>
<p>۱۷۷</p> <p>بانو نے کہا آہ یہ کیا کہتی ہو داری      چاہو بھی چاہی شہر خست میں داری      وہ ہوتے تو یہ ہوتی جھلا شکل ہماری      کوئی نہیں اب سر پر حضرت باری</p>	<p>۱۷۸</p> <p>تنگ رہیں بانو کے آتسو ہو جاری      اور ہم سے جھک کر کوئی عورت بکری      لوکھانا بھی اور باہی بھی جو ہو داری      رو نہ میں قرآن عربی پتھاری</p>	<p>۱۷۹</p> <p>کہکے پنجن رونے لگی دختر باری      تھیلے کی جانب کیا اور یوں ہوئی باری      اسی آہت مختار جان خالق کہتا      تو کہتے تار ہم پر ہوئے ہیں کیا</p>
<p>وہ درد ہو جس درد کا جا رہیں بی بی      وارث کوئی دنیا میں ہمارا نہیں بی بی</p>	<p>افسوس امان ظلم کے ہانی نہیں دیتے      دم ہونٹھوں پہرہ اور تھیں ہانی نہیں دیتے</p>	<p>صدقہ ہمیں دین عورین اذات تھی کی      پرستہ ہوئی آل رسل عربی کی</p>

Marsiya.com  
 www.enarsiya.com

<p>۵۲۸</p> <p>ناگاہ محل میں بھی خبر ہو گئی کیبار ابو بکر نے قریب ایک درہار پر تخت حکومت پر کین حاکم دربار نیز زمین مرا سے زمین کیا کس دربار</p>	<p>۵۲۹</p> <p>پہنچی ہوئی آئی وہ کم سے پو کیا کیا دیکھتی ہو پڑے وان ہندو کو ملنے میں نشان کھو پو غلام غلام نرواز دہل سے میں بیان آتا</p>	<p>۵۳۰</p> <p>کیا زیارت پور روز کی جو عین لازم ہے ہر شکر کو کہ صلح میں کیا کیا شہنشاہ نے تھی ہر وقت انوں کو سب بزمین ہونے بہان</p>
<p>۵۲۹</p> <p>پہلے کو کہ وہ ہو سکتا ہمارا وہ چین کے آج کہ چین کیا مارا آئے جسے نظر ہو از انوار کا نظار پہلے دل کو ہو اعم سے دیار</p>	<p>۵۳۱</p> <p>دریا کی طرح اڑی ہوئی آتی ہو در بار میں حاکم کے جلی جاتی ہو خلقت دہ جاہ و چشم انکا وہ ابوج کمان دہ تخت و علم کیا ہوا وہ فوج کمان</p>	<p>۵۳۲</p> <p>جس زریں چل منہ نے بنگا دیکھا بولی ہوں سے اول کو جس کیا جلیے کہ منہ ان کو مارا اس شہر میں یہی فوج کو لیا</p>
<p>۵۳۰</p> <p>کہتی تھی کہ حاکم نے کسے لوٹ لیا ہو کون ایسا بزمین ہو جسے قتل کیا ہو</p>	<p>۵۳۳</p> <p>کا فر کو بھی یوں قید میں لانا نہیں اچھا ناق کسی بیگیں کو ستانا نہیں اچھا اندا ز پھر سے سے عیان ہونے علم یہ نرسن سے جھدی مشک بھی تھی سہ علم</p>	<p>۵۳۱</p> <p>جس زریں چل منہ نے بنگا دیکھا بولی ہوں سے اول کو جس کیا جلیے کہ منہ ان کو مارا اس شہر میں یہی فوج کو لیا</p>
<p>۵۳۱</p> <p>کہتے آؤھی ہندو کی فوج سے چاہو تجربہ کے کیا کر کے خاقان بقال بڑی ہو چھے اس بات کا ہر کیا دیکھو ن کھانا ہو چھے آج نفا</p>	<p>۵۳۲</p> <p>یارب پسر فاطمہ کے جان کی بوختر حاکم کو اگر ہو تو اسی پر فقط جان یوں اوقت مرا حال کیوں ہو جو بھی ملک سے میں پان کی کوں</p>	<p>۵۳۳</p> <p>سبھ فوج نہیں فوج میں نے بیایا سدا کہو فوج سکر نے بہا یا</p>
<p>ہر جاہ طرف شیون و ماتم کی صد ہو شاہد کوئی بے جرم و خطا قتل ہوا ہو</p>	<p>۵۳۴</p> <p>میں اور کہین کے کہ عرب کے شرفا میں میں دیکھوں تو کیسے یہ ایران ہلا میں</p>	<p>۵۳۴</p> <p>ہرگز یہ نہیں سہر علم اور کسی کا بیشک یہ نشان یہ تو رسول عربی کا</p>

Marsiya Marsiya  
www.marsiya.com

<p>۱۶۷</p> <p>تو بیک علم سو تھا نیز سے بنو دار اس سے کئے کیا طور سے آثار گوجر کے کہا ہند کے کہتے تھے حضرت عباس بن ابی جہر کرار</p>	<p>۱۶۸</p> <p>جران ہون نہیں کیکن تا جا کا سر کان کا نہیں یہی دینار کا سر اصل علی شفق غفار کا سر ہے معلوم یہ ہونا ہو کہ سردار کا سر ہے</p>	<p>۱۶۹</p> <p>اور شیت یہ تھے بنو ان کے نون ہتا تھا بنو سے کہ کتا تھا جا خیم کے خاموش چلا جاتا تھا جا</p>
<p>۱۷۰</p> <p>بسل کی طرح سینے میں بتاب جگر ہو آئی بیدار ہاں یہ علم دار کا سر ہو</p>	<p>نسبت نہیں ہے سکتی ہوں میں سر کو کسی بالکل پر شاہ ہر حسین ابن علی سے</p>	<p>اعدا یہ ستم کرتے تھے اُس گل کو کھاتے ہر تہ جگتے تھے پاؤں کے تلے کانٹے بچھا کے</p>
<p>۱۷۱</p> <p>وہ سر ہو چھا اور تیاست نظر آئی آئے کئی سرتوں کی تو کون پکھائی اک نوزد کی تھی وہاں جلوہ نمائی تہ بند پکار کا دو آئی ہے دروہائی</p>	<p>۱۷۲</p> <p>پاپ مرادل سینے میں کچھ بول کر بھلائی ہوں عزیز تر دروہا چلا ہنستی ہوں اگر میں تو کو روہا چلا تہ کیچوں فلکے آج پر کیا چلا</p>	<p>۱۷۳</p> <p>کھاکر اونٹوں پہنی زادین ساری سریچ جالی میں لعد کے وزارتی تہ بھیمان دکھلا کے منجھین میں ختم تو کر دے نا اگر جان پہنچا</p>
<p>۱۷۴</p> <p>تقدیر یہ کہا ساخہ دکھلائی ہے لوگو خوشبو مجھے سادات کی کچھ اتی ہے لوگو</p>	<p>صدمہ دل زہرا کو محمد کو دیا ہے سادات کا خون حاکم ظلم لے گیا ہے</p>	<p>تم سب پہ ہیں حکم تو رحم کا نہیں ہو لو دیکھ لو تم سب در حاکم بھی قرین ہو</p>
<p>۱۷۵</p> <p>تو تھا وزیر کے یہ آپ کے شکر بہ ساخہ نہیں مل چکی ہر شکر آوہ جو تھی غون گون چاندی سے بچانا اسے کہ ہر نون شہر دیکھ</p>	<p>۱۷۶</p> <p>جران وہ ہی سچا میں تھی صورت نسو جو جگتے نظر آئے اسے عابد دیکھ گردن میں تو غاطوق کران باؤن زین اور کھینچے یہ جاتا تھا اک ظالم ہے</p>	<p>۱۷۷</p> <p>دل بند کر سینے میں ہوا ستم سے دوپایا چلائی مجھے نے جلو اب بیان سے خدارا ان قیدیوں کی دید کا کجاوین باوا اس جہے میں صبر نے انکے تھے باوا</p>
<p>کھتی تھی مری جان ہر ہوت قلق میں خود شوہ نظر آیا ہر بیون کی شفق میں</p>	<p>تھی تپ کی وہ شرت کہ جلا جاتا تھا بیا پر زور امامت سے جلا جاتا تھا بیا</p>	<p>ہر خاتمہ بید زون کے اس جوہر و جفا کا لمحونون کی جانوں پہ پڑی تھر خفا کا</p>

www.englishurdubooks.com

<p>۱۴۵</p> <p>پھر منس کے بولاکہ اسرون کو کھلاؤ دشمن کے وہ ناموس کھنکھن کرے ساہان سے دربار کا ان کو کھلاؤ چن چن کو بین بوجھوں کے کھنکھن کرے</p>	<p>۱۴۵</p> <p>نہ نہ شہیدوں کے لعین کے چلے جب تب تو لعین لایا سر شاہ دو عالم دربار جفا کا رہا اور ہم دیریم تعلیم شر کو کھڑا ہو گیا</p>	<p>۱۴۵</p> <p>کرتے یہ کہتی ہوئی ہے آترائی بتر کر رہی روئی ہوئی عمر نہ نہ جھانپ لیا ہے سے جاؤں چھائی سوتلے بیات فواصون کو سائی</p>
--	---	---

دو عورتیں دربار جفا کا رہن جائیں جو ان کی خبر ہو وہ مجھے آ کے سائیں  
کرسی سے نہ اٹھے نہ یہ یارا تھا کسی کو کچھ رعب ہی ایسا تھا کہ لرز اٹھا تھی کو  
سب دیکھ چکے شہر کے بازار کی شوکت اب آن کے دیکھیں مر دربار کی شوکت

<p>۱۴۵</p> <p>مگر تھے شکر مگر تھے شکر مگر تھے شکر مگر تھے شکر</p>	<p>۱۴۵</p> <p>تو گلے نہ مائل تو گلے نہ مائل تو گلے نہ مائل تو گلے نہ مائل</p>	<p>۱۴۵</p> <p>کلیں سے دربار میں کل خن کا سامان سب کے گئے ہیں سر کا شہید نہ نہ آدھو گئے ملک کو شہید عقل دانتے بھی چھوٹے شہید</p>
---	---	---

معلوم تو ہو کون یہ مجھ کو کس قسم میں کس شہر کے باقند ہیں کس کے حرم  
آگاہ نہیں کس کے یہ لدار کا سر ہی جان دجگر احمد تخت راگام ہو  
ڈر تھا کہ رحمت میں حرم کے خل سے دیکھا سو سے افلاک اور انمول سے

<p>۱۴۵</p> <p>آواز نبی آئی کر و شکر خدا کا دشمنین کم پوے کا کچھ آل عبا کا دربار کا اور اس کے کو اہل جفا کا سایہ زینب چو زہرا کی اہل</p>	<p>۱۴۵</p> <p>ہفتے ہی حاکم سے لعین کا نائب ظالم نے کہا طشت طلا لائے کوئی اب دور سے اور طشت کو لے لے لعین کلیں سے اور پیپر رکھا تب</p>	<p>۱۴۵</p> <p>دو عورتیں اپنے گتین جانے بار دار ہوئیں دربار میں اس وقت نہ بچا جسوت کیوں سخت یہ تھا حاکم غدار غفلوں کے نہ نہ کو ان لائے</p>
---	---	---

تھا شور کہ یہ فتح نمایان ہو مبارک  
مطلق نہ کیا پاس رسول عربی کا  
سرخ تیلے رکھ دیا سر زہری کا  
حافظ ہو وہی جو ازلی وابدی ہو  
تم سب کا نگہبان جناب احدی ہو

۱۶۵  
 بجارے پین کے قدم انیا پوجایا  
 سید اینیون نے ابون سے چرون کو چھاپایا  
 گردنش پین آل عجم کو دکھانا  
 دربار میں ان جشن کا عالم نظر آیا

۱۶۶  
 نظر آئے سن کر سخن عابد بجا رہا  
 کھنکھلے کیا لبتا جو او عالم غدار  
 مجبور دیکھا پیر سراپا پر بار  
 ار اسکے افتار میں یہ سب کچھ

۱۶۷  
 ماک سے لعینوں نے کی گئی تفریب  
 کیا فائدہ کہ اسکو بچایا پھیر  
 فوج عیسے ہزار ہوں کیلئے  
 بجا جو کہا اسے تو لازم نہیں بغیر

۱۶۸  
 اس بلوے میں بیان تھا سر آل عجم  
 کہ کھنکھلے پینچ یہ رتبہ حرم  
 شیر خدکا

۱۶۹  
 لڑ سکتا تھا کوئی نہ شہنشاہ عرب سے  
 مجبور ہوئے بخشش اس کے سبب سے

۱۷۰  
 بیمار کا سر کاٹنے سے فائدہ کیا ہے  
 سر اسکے پد رکا سب محفل تو دہرا ہے

۱۷۱  
 جیسے حرم مجلس حاکم میں کھلے  
 تھارے حرم اس وقت صبح وہ  
 تھارے حرم میں کرسیاں تھیں  
 اور اس کے پوچھے اس کے دروازے پر آیا

۱۷۲  
 اب کا تو کیا ذکر جو او عالم ملعون  
 جاہلین تو اس کے زانخت آٹھ دو  
 میں کھلا پھیرا پھیرا  
 نے بیخ یہ مصلحت نہیں

۱۷۳  
 اس کے سین کی بنا  
 اور اس کے لئے کھا دو نہیں اسلام  
 شہید کیا ہے جس کا دنیا کا نام

۱۷۴  
 پندرہ تو قبائین تھیں دھانکے بدن میں  
 اور آل محمد کے گرفتار رسن میں

۱۷۵  
 اب موسم سے کم طوق گلو گریہ عالم  
 حکم شہیدین باؤن کی زنجیر سے عالم

۱۷۶  
 سب چھوٹے بڑوں کے الم نغ سے ہے  
 اولاد علی میں یہی بس ایک ہی ہے

۱۷۷  
 عابد کی لڑائی کے حاکم پیکارا  
 تانہ کما سب سے پینے ہمارا  
 شہر کے کسے رو تھوڑی سے آزار  
 شہر کی تعلیم کے پوچھ کر گیا سارا

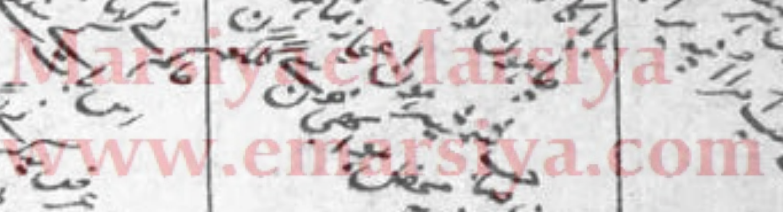
۱۷۸  
 بہیم ہوا عابد کا سخن تھے ہی ظلم  
 بولا کہ کہیں جو اس سے جلدی کرتا ہے  
 عابد نے کہا آج ہی جیتے ہیں ہم  
 اور اس سے جی جاؤ گا میں بین

۱۷۹  
 دو بٹیاں نہم آئی ہیں وہ زینب کلثوم  
 اور زوجہ رشید ہے یہ بانو نے مغنوم  
 کہ اتویہ جو اور سکتا ہے وہ معصوم  
 شہر کی یہ بٹیاں ہیں کبکس و منطوم

۱۸۰  
 اس روز بہتر ہی پر مغرور ہوئے وہ  
 جس طرح مری دیکھی تو مجبور ہوئے وہ

۱۸۱  
 سرتن سے اتر جائے اگر شاہ میں جاوے  
 دن رات کے اس پنج سے آزاد میں جاوے

۱۸۲  
 وہ یہی جو رکھو لے ہر مانتے پاہو ہے  
 زوجہ کی علمدار کی حیدر کی ہوا ہے



۱۶۳  
 قصہ کتاب ایک ایک نام آئے ہیں  
 قوش کے بعد یوں لایا گیا کہ  
 زندان میں لجا کے اس کے ساتھ  
 اس حکم سے زندان میں لے آئے

۱۶۴  
 زینب کا لایا گیا کہ زندان میں  
 بے ساختہ میں نہیں لے گیا  
 وہ بولی یہ کیا کہتی ہو یہ  
 زندان میں بھی لایا گیا

۱۶۵  
 اس کے بعد یوں لایا گیا کہ  
 زندان میں لے آئے اس کے  
 حکم سے زندان میں لے آئے  
 اس کے بعد یوں لایا گیا

قیدی ہوا زندان میں کئی جو علی کا  
 برخواست ہوا اس گھڑی دربار شہی کا

دیکھا ہوا بھی خانہ ویران میں گئی  
 سب قیدیوں کے ساتھ وہ زندان میں گئی

تہا ہی اس دن سے ملاقات کوئی  
 وہ بولیں گے کہ مجھ سے تو کچھ بات کرو

۱۶۶  
 اور زندان میں بھی لے آئے  
 جہاں کہیں کہیں سے لے آئے  
 بیسیاں سب میں حرم میں لے آئے

۱۶۷  
 یہ ذکر تھا آری جو زیادہ آرا  
 سب کے لئے لایا گیا  
 زندان میں لے آئے

۱۶۸  
 وہ جاؤ اور صون کو لایا ساتھ  
 اس طرح جہاں لایا گیا  
 زندان میں لے آئے

دیکھا تھا گلا طوق میں جس کے ولی کا  
 کہتے ہیں وہ بیٹا ہو حسین بن علی کا

دشمن کے حرم میں نہیں بے قابل  
 ہرگز وہ نہیں تیری ملاقات کے قابل

ہند آتی ہو ملنے کو طبردار ہو جلدی  
 بے ہوش ہو کر کوئی تو ہشیار ہو جلدی

۱۶۹  
 یہاں آئے ہیں یہ ہیں  
 سب جھوٹے ہیں یہ ہیں  
 نام آئے ہیں یہ ہیں

۱۷۰  
 اسے کہا پھر سے اول در پستان  
 اور آج تو میں صبح سے جا رہی جا  
 تو میں تو کرنا فرض میں جاؤ گی اس  
 وہ بولا کہ میں نے پھر نہیں

۱۷۱  
 زینب نے کہا بیٹے کے سر کے  
 اس جھپٹے میں جاؤں گے اس میں تو  
 دنیا سے حسین لے آئے اور یہی ہو

ان قیدیوں میں معاصیہ تو قیروہی  
 سب کہتے ہیں شیر کی ہمیشہ وہی

زہار نہ کہو نظر احوال پر اونس کے  
 ہرگز نہ ترس کھائو احوال پر اونس کے

ہندہ سے نخل ہو گی شرمیلی  
 پہچانا اگر اونس تو مر جائیگی



<p>۱۷۷</p> <p>یہی زمین کہہ کر گونے میں چھ انجانا چھوڑے آئے جو بیان ہندوؤں کی تہذیب انھوں نے پڑھے وہ اگر حال تو کیا اسکو سنائوں سی کے شان بازو پھیلا کر کھانوں</p>	<p>۱۷۸</p> <p>پیشے ہی رائیوں کا عجیب کیا عالم پیشے لکین خاک کو چھرون یہ نصیب ہم رائیوں کی وہ صحبت جو بول دہم دہم کھلی کے سلیپے کہا ہے ایں دم</p>	<p>۱۷۹</p> <p>وہ کون تھا ارتقا جو حکم لڑا ہو سنی ہوں کہ ایک نہیں شاہجی ہو کس ترم پتیا کی بوجھ کیا ہے طاری نہ نور سے اذراں بوجھ پڑا ہو</p>
<p>تقدیر اولٹ جائے نہ سطح کسی کی کس منہ سے کہوں آہ کہ بٹی ہوں علی کی</p>	<p>کیا ساتھ ہو دل مرا گھراتا ہے لوگو کیا لوٹے پھر شمر لیں آتا ہے لوگو</p>	<p>ہر ایک گھڑی غم سے امو گھٹتا ہوا جب دیکھتی ہوں تمکو جگر پھٹتا ہوا</p>
<p>۱۸۰</p> <p>زیب کی تقدیر تھی بانو کی تقدیر ذلت نہیں سطح کی کھلائی یہ تقدیر اگر گو بناو مجھے میں کیا کرتا تدبیر اور علی اگر کی بھلا اور زینت تدبیر</p>	<p>۱۸۱</p> <p>تو یہ تلام تھا ادھر ہندوؤں کا ابو پیسے اور زینت کے بعد جاہ در بانوں کے کھلاؤں ان سے وہ پورھی میں نقد کہے ہیں</p>	<p>۱۸۲</p> <p>تو بناو کہ تھا راہر کہان گھر وال کھان کیا نام میں گھنٹی اکا مر دکھا ہوا اسکو کون کیوں چھج کھو حال کیا کم از ہر پتیا</p>
<p>کیوں صا جو غم کھانے کی جاہر نہیں ہو کیوں پیسہ میر جلتے کی جاہر کہ نہیں ہو</p>	<p>بیمار سے چاک گریبان لفظ آیا سٹی میں امانیر تابان لفظ آیا</p>	<p>یہ شان شوکت تو نہیں اور کسی کی ہو آتی ہو تم سے تو حسین ابن علی کی</p>
<p>۱۸۳</p> <p>کہہ کر سخن بانو بھی اور زینت منظر بیبیوں سے کہنے لگین بیگے یوں کر ہم دونوں کو پڑھے کی بیان بندو اگر ہرگز نہ بتانا ہون تم ہر پتیا</p>	<p>۱۸۴</p> <p>دل قحام کے سطح سے کہنے لگتا اس قیدی کو چاہتی ہوں تین جاہر گزار کہتے تھے اسی پر تو ستم راہ میں کفار پس کے کہا حال کچھ اپنا کو اٹھارا</p>	<p>۱۸۵</p> <p>پیشے ہی سجانے کی پیشے کے ہمراہ دل ہندو تو گرا گیا اس آہ کے ہمراہ عابد نے کہا اس سے کہ خاموشی لگتا کیا صل سے حسین ابن علی کی اور خواہ</p>
<p>کہہ کہ جنھیں دیکھتی ہو تم وہ کہان ہیں وہ بیبیان ہونگی وہیں شیر جہان ہیں</p>	<p>کس شہر کے فرزند ہو جو صید ہو سے ہو بتلاؤ تو کس جرم پہ تم قید ہو سے ہو</p>	<p>وہ الاک کو نہیں امام دوسرا ہے میں ایک کف خاک ہوں وہ نور خدا ہے</p>

Marsiya Marsiya  
www.emarsiya.com

۵۷۲  
 احوال مراد چھنے کے کیا مطلب  
 آفت میں تھپتھپانے میں چھوڑ دینا  
 کتنے میں بیگم کو کہے شاہ شہنشاہ  
 قیدی کے لقب پر انھیں مودت میں

۵۷۱  
 کس نے اپنے بچے بہ تباہ  
 بعد اسکے بچہ احوال تباہی کا شاد  
 اور نام میں کیا مجھ سے زور تھا  
 قتل میں نظر اجابتیں اسرار تھا

۵۷۰  
 جسم سبھی ہند کی کلثوم نے تقریب  
 دور کے کہنے لگی وہ بیکس و دیگر  
 اس کو کہے کیا فائدہ اور صاف تو ہے  
 زندان یہ کہاں و کہاں اور پھر

اب نام تو بس بیکس کے پر ہی ہمارا  
 گھر در کی خبر کچھ نہیں یہ گھر ہی ہمارا

رو و زمر سے دل کو فاق ہوتا ہے لوگو  
 پہلے میں گھر مرا شق ہوتا ہے لوگو

یہ بات نہ کہہ فاطمہ کی جانی ہے زینب  
 کیا مگر گے پشیر حیاں آئی ہے زینب

۵۷۳  
 کتنے سخن ہند بولی رسخت  
 کتنے لگی مطلب مراد میں پوچھنا  
 آخر میں زندان میں بادیدہ گریان  
 راہ میں نظر آئی سے بے جا ہرگز

۵۷۲  
 کس سے چہ بچے پوچھنا  
 بنیاب ہون میں دل کو نہیں تباہ  
 تم لوگوں میں لی بی ہو کوئی خیر  
 بیان صاف تباہ ہو ہی کر اس طلب

۵۷۱  
 کس سے کہا ہند نے اس وقت لاد  
 قتل میں کتنے لگی ان قصیدوں کی آہ دکھا  
 کہتی تھی کہ اگر میں چھوڑے چھوڑا  
 بیان کتنی رسخت زینب کو تباہ

بیٹھی ہوئی ہیں خاک اور لب نہیں ہو کر  
 ہر چار طرف نور خدا جلوہ گمان ہو

مدت سے اونھیں دیکھنے کا دھیان ہو کر  
 زینب کی ملاقات کا ارمان ہو چکو

یوں انکی ملاقات کو اہل ہر سوچتا  
 جس طرح چھری کے تلے بسمل ہو تو چتا

۵۷۴  
 حالت جو آبرو کی او سے نظر آئی  
 سر بیٹ کے چلائی درواری ہر درواری  
 دل تقاضا کے آخر وہ سخن لب پوچھنا  
 میں گھر کے تنہا رہی ہوں ملاقات کوئی

۵۷۳  
 لیکن مجھے رہ رہ کے یہی آتی ہر وقت  
 وہ بی بی کہاں اور کہاں تارن صحبت  
 ہو چکا یہ زینب خاں شاہ ولایت  
 مان فاطمہ ہو دختر سلطان

۵۷۲  
 ایک ایک کہے کہ زینب نے کہا  
 زینب کی او سے شکل دکھلائی وہی  
 کلثوم نظر آئی تو دل کو ہوا کھچکا  
 کتنے لگی دوسو سبب انہیں ہوا

منہ کھو لو یہ روپوشی کا ہنگام نہیں ہو  
 کچھ بولو یہ خاموشی کا ہنگام نہیں ہو

سایہ کھے ق آن حسین بن علی کا  
 تقدیر سے چلتا نہیں ہاں زور کسی کا

سچ سچ کو تم مجھ سے کہتی ہو علی کی  
 کلثوم ہو تم چھوٹی بہن سبطی کی

<p>۵۹۱ بولی کہینوں کے کہ جلد ہی دھراؤ آئین تو کہا جلد محل میں اس کے جاؤ دار و عباد کے کو اس کی لاؤ اور سب علم جو اس سے انکو دلاؤ</p>	<p>۵۹۲ اپن کے اون بیبوں کے کہوں کچھا آودہ رخ پاک تھا جس میں اوکا دل سے کہا کس طرح کھلے گا یہ سچان کے جو زینب بجاہ کا لقا</p>	<p>۵۹۱ وہا کہ نفاق یہ تراشیدہ کچھ اک شکل کی دنیا میں بہت ہوئی ہیں جو کہ میں کہان اور کہان شہر حیدر بولین یہ زینب عین جنت ہو سکر</p>
<p>یہ سائنسی ہون فاطمہ کی جانی کی صورت لوگو کہین چھپتی ہو بہن بھالی کی صورت</p>	<p>کہنے لگی کیا و نیت دگر تھیں ہو اے بی بی کہو شاہ کی ہمیشہ تھیں ہو</p>	<p>موجود تو اس قید میں سب گزشتین ہیں بر کیا کہین بیسیان انہیں کی نہیں ہیں</p>
<p>۵۹۱ گو یا کہ اس کے اور از رنگ زینب غلط سچا کہ اس کے جیسا کہ غلط سچا کہ اس کے جیسا کہ غلط سچا کہ اس کے جیسا کہ غلط</p>	<p>۵۹۱ زینب کے کہا تو تیرا کہہ رہا کہوں کہ تو نے کہا کہ وہ کہان کہا تو کہ میں نے کہا کہ وہ کہان</p>	<p>۵۹۲ انہ کے کہا سچ کہتی ہو وہ کہنے گزشتین در بار میں نے نہیں جو دیکھا ہو گو قید میں ہیں وہ عجیب پرستم و جاہ کچھ کہے کہ اس نے کہا کہ میں وہ</p>
<p>میتاب تھی پر منح نہ کہ سکتی تھی زینب گجراتی ہوئی ہند کا منہ لگتی تھی زینب</p>	<p>کس طرح کی تقریر یہ تو کرتی ہو کیا ہے سیدانی سے نسبت کھرتی ہو خطا ہے</p>	<p>وہ بولیں کہ ہو دیکھی اسی گھر میں کہین جیانیگی کہان جو نہ ہو چھپی ہوئی کہین</p>
<p>۵۹۱ زینب نے کہا کہ اس کے اور وقت یہ دور پولنے سے ہم لوگوں کے کیا فائدہ ہو تغنیق سے کیا ہو گیا تیار کے جیکو سچ جان کہ پلا میں اس کے</p>	<p>۵۹۲ وہ بولی کہ بائیں ہون آپ کی تقریر کہا میں تو قسم آپ نہیں خواہر پیر جو سست ہو گیا کہ ہو صاب تو پیر چھپتی ہو چھپائے سے کہین میں</p>	<p>۵۹۳ کہیں کہی وہ وقت سے ہر مت کہ بار اک گزشتین دیکھا تو میں چاند نور کہہ لے گی کہنے نہ کہے قدرت سفار اس طرح کی شوکت کہی کہی نہیں</p>
<p>کس طرح سے تابا لے گی ہم نو گروں جو وقت کہین تری لہنگی ہر منہ</p>	<p>کچھ فرق نہیں آپ کا انداز ہی ہو تقریر جو کی آپ نے آواز ہی ہو</p>	<p>کس سے کہوں بیسیں میں مضطر ہی جان صان اسے تو سیدانیوں کی شان جان</p>

۱۷۱  
 یازد خا جو آئین کنیزین بھی مان پر  
 سر زور سے فوان تھیں فوان کے اندر  
 اس آگے علم سب سے فون میں تر  
 سب سے تھیں فاطمہ ثانیہ جیہ

۱۷۲  
 یہ لکے سون کو جو بین فوان سے کمالا  
 پہلے ہی نظر آیا سر سے تید والا  
 سر پٹ کے دور رو کے کیا ہونے والا  
 آقا مار اور فاطمہ کی گو دو کا پالا

۱۷۳  
 اگر لی لی ہی تو ہو سر شاہ فوش آقا  
 مر جانے سے بھائی کے مری کر پڑی با  
 کنبہ پور بقتل میں لو گئی ہی بیہوش  
 شہر میں بھلے تے پو جان لا بین ہوش

۱۷۴  
 اہم وقت جگر کھٹ گئے سینے میں حرم کے  
 تھی روح غلدار بھی ہمراہ علم کے

۱۷۵  
 زینب سے کہا کس لیے نالان حرم ہو  
 بتلاؤ تم اس بھائی کی ہمشیر نہیں ہو

۱۷۶  
 مرقی نہیں بیخت مری جان حرم ہو  
 عریان ہون سر پر سر چادر بھی ہو

۱۷۷  
 دیکھا جو عالم کھٹ کے سیکھنے پکاری  
 اگر کوڑہ آئی کے عمو کی سواری  
 سو جان سے میں نے چا جان پاری  
 کیوں بیوی ہوئی تھی فاطمہ ثانیہ پاری

۱۷۸  
 نور علیہ السلام کا سالار نہیں ہو  
 یہ فاطمہ کے لال کا تختہ اور نہیں ہو

۱۷۹  
 جلائی کر دو کر اسدا کتہ کا پیارا  
 آقا کے بتلاؤ گوئیں تھیں مارا  
 خاک و نسا وہ جسم کہ ترن کے سقا قار

۱۸۰  
 حال اپنی مصیبت کا ساقی ہون میں جا کر  
 یہ شیل طما بچان کے دکھاتی ہون میں جا کر

۱۸۱  
 یہ دلبر حیدر نہ وہ دہرا کا پسر ہے  
 اچھا مجھے بتلاؤ کہ بچہ کس کا یہ سر ہے

۱۸۲  
 زندہ تھیں قسمت نے نکاہا دکھایا  
 جب مر گئے تب آخری پیدار دکھایا

۱۸۳  
 بچو کر علم سب سے کیا ہند نے کیا  
 بولی کہ یہی ہو علم کے اظہار  
 جس سے ہو علم بچن پاک کا اظہار  
 عباس کی بوائی جو بچہ شک نہیں ہار

۱۸۴  
 پہننے ہی تیا ب بچن زینب سے  
 کس شکل سے اپنے تے پو جان پیرا  
 بچہ ہند سے کہنے لگی وہ کیسے ہے

۱۸۵  
 بچن کے ہند نے جسم دیل ار  
 اعجاز سے بولا یہ سر سید ابار  
 کہ اپنی حقیقت کہوں کی ہند و خادار

۱۸۶  
 دیکھو تو چمک ہو یہ بیضا سے زیادہ  
 سایا جو ہو اسکا وہ ہو طوہ سے زیادہ

۱۸۷  
 میں حرم سے شکل اپنی دکھلاتی تھی تجکو  
 بلو ا کے وطن سے ترے خونہر دغا کی

۱۸۸  
 بے حرم و خطا عالم بے دین جھانکی  
 بلو ا کے وطن سے ترے خونہر دغا کی

فصلہ  
جوت شتا بندہ نے یہ باجر اسارا  
بتاب ہوئی دور کے سرور پ پ مارا  
چلائی کہ دنیا میں رہا اب سہارا  
دور وارے کو گولھے میں رہا مارا

گھر ظالمون نے فاطمہ کا صاف کیا ہے  
کیون پھرتے فلک شاک پر گز نہیں کیا ہے

فصلہ  
خاتون ہوس کو پانچ میں گرام  
اس نظم کا تو شتر میں پانچ گرام  
دفعہ میں ہوا دارون کے درج نام  
فصلہ کر کے آغاز سے ہو موعا انجام

شاہ شہداد دل کو ترے شاد کرینگے  
سجاد حزمین مرے پر صاد کرینگے

سلام  
سلا م کٹ گیا دریا بہ سزا کے جانی کا  
علا بر گز نہم تے دم بھی قطرہ شکر بانی کا  
تو سے عباس اورا کہ تو یہ نہیں نے کہا رو  
مرا جا بار ما پیگیری کی اب زندگانی کا

فصلہ  
چلا یا شتر نے پیاسے گلے چھین ہی خبر  
کھلا اول تب شکر کو راز نہانی کا

فصلہ  
کہا پر فلک سے نہیں جب گلے ہو لاکر  
ہوا ہو گا تجھے بھی راج اسکی نوبانی کا

فصلہ  
علاوت مسلم کس سے کی بان تک لعیون  
بدن سے جدا کر دیا کوئے میں بانی کا  
گیا جنت میں جو جہنم جوئے کہا اس سے  
واق نے صلا جا بہ تیری جان شالی کا

فصلہ  
خط میں نبی ہاشم کے اُس دم پر گیا تم  
خط آیا فاطمہ صغرا کو جب شتر کی شالی کا

فصلہ  
لگا کر تر اصغر کے گلے پر جس ملہ بولا  
تنبیہ کھنڈ میں تر انداز کوئی ابھی ثانی کا

فصلہ  
بہت روئے حرم اس وقت روئے کے لیے تھے  
لیا پوچھیں ہی کہا کہنے فاطمہ کی شالی کا

فصلہ  
بہنے فاطمہ کے سر کو دیکھ اہل شام کہتے تھے  
نہ اس یا پینا اسکو پوچھا کہ شامانی کا

فصلہ  
جو رونی فاطمہ صغرا اور ان عباس کی کہتی  
کیچو کیچے ہوتا ہے تر سے روئے ثانی کا

فصلہ  
زبان تھ سے نکل آئی موعی وقت فرج در کی  
کوئی کیا حال میں شکر کی شتر دہانی کا

فصلہ  
کیا جب مالک روز جزا فر نے تو تیرے بو  
خلو نہا کروں کیا شکر تیری ہر بانی کا

فصلہ  
کہا فاطمہ سے صغر نے سوا خط کے ہر وج سے  
جولانا جو ابھی بھائی تو میری زبانی کا

فصلہ  
چلو اب کرا لاکھوں سے اپنے دیر کیوں کی  
بھر سا کیا اورا موس جہان میں بگانی کا

فصلہ  
تمام شدہ

Marsiya Marsiya  
www.englishmarsiya.com

رابعی  
ای چشم عیبت اشک نگر تا بر باد  
فطره او لاکه در سے عیبت میں باد

Marsiya e Marsiya  
www.emarsiya.com

بغوف خدایین صرف کریم دوست  
باجب کہ حسین این علی آئین باد  
تمام